

اس نے بھائی کے کندھ پر ہاتھ کا گدھ بھاتنے ہوتے کہا "فرانکو کسے ہے؟"  
آندر بھیں کی آنکھوں سے سیاہ جیہت پھوٹی اور رہبہ ملکی تجھے کی معلوم آرتو رو، میں نے  
اسکے بھی نہیں دیکھا۔"

سینی شیخیا تو نہیں لیکن جانتی ہوں؟" آدمے لانے لگئے میں ہاتھ کی کپی اناری اور پسینے  
سے شراب اور چانپیوں کو پوچھا۔ وہ اُس مرد کی طرح سیاہ ہے جس میں اُس نے ہمارے  
پاپا کے جسم کو ڈوبایا ہے؟"

آرتو رو کی نشست پر اس کا وجہ ختم ہو گیا، وہ اٹھا پھچان کا لمحہ ان پیچا ہاتھ یہم خانہ بدوشوں  
میں روایت ہے کہ اگر انعام لینے کے لیے دشمن نہ مل سکے تو اُس کی خصلت کے کسی افراد  
کو مرد کے گھاٹ اُماروو؟ اسی لمحے اس کے شازیں کے ساتھ دوسرا نوادر ہوتے جو  
آندر لیں اور آٹے لاسکے سختے..... آرتو رو قم نہیں جاسکتے..... سیاہ بُل بے حد طاقت و  
ہے۔ لیکن تین مسودوں کی اُس قطار میں سے ایک مرد نے حرکت کی اور میل رنگ کے دریاں  
جا کھڑا ہوا۔

آرتو رو نے دن اپنی مہضی کی راں پر چکائے اور سیاہ بُل کے سامنے گردن طیاری  
کر کے کھڑا ہو گیا۔ ..... بُل کی چمکتی آنکھوں میں ایک پتلا جھول رہا تھا..... لارنزو کی لاش  
کی روڑ تک مقدس پہاڑی کی چوٹی پر گڑی صلیب سے جھوٹتی رہی۔

سچے تو رو، آرتو رو نے ریت پر غنوکا اور نفرت کا لعاب منز سے پونچ کر بُل کو شکارا۔  
بُل کی سیاہ آنکھوں میں ایک پتلا جھول رہا تھا۔ میں نے بیتیوں کو ویران کیا ہے: پچوں کو  
پیاسا مارا ہے۔ نصف ہسپانیہ کو ہلاک کر ڈالا ہے۔ یہ خانہ بدوش گرگہ کٹ کا تچہ میرے  
مقابلے پر..... ہم خانہ بدوشوں میں روایت ہے کہ اگر انعام لینے کے لیے دشمن.....

آرتو رو تپتی ریت پر پھیلا اپنے جسم میں اترے ہوئے دسینگروں کو تھامے بُل کی  
آنکھوں میں بھائناک رہا تھا..... اُس کی مردہ آنکھیں کھل ھیں اور..... بُل کی سیاہ  
آنکھوں میں ایک پتلا جھول رہا تھا۔

اُس شب آندر لیں اور آٹے لاؤ دیا ہے حد رہ کی ریت میں اپنے بھائی کا سرو جسم

دفن کیا۔ ہمیں قسم ہے خانہ بدھوں کے نام دیوی دیوتاؤں کی..... ہم جب تک سیاہ مل کر لاک  
نہ کر دیں گے ایک دوسرے کو ناموں کی بجائے حرام سور کہہ کر پکاریں گے۔

ہسپانیہ ایک ویسیں ملک ہے صحرائی دھتوں، برف پوش پہاڑوں اور گرد آلو میداں  
کا ملک۔ اُن دونوں نے ان تینیں جزایاں حالتوں میں کئی برس تک سفر کیا۔ اس سفر کی  
سمت کا تعین سیاہ مل کے سہول کے لشان تھے بُل کے مالک کا بڑھاڑہ ہن جانشنا  
کہ دو نیم سیاہ جسم ملبی رُتوں میں ان کا تعاقب کر رہے ہیں۔ گرم، سرد، نم آلو و سہول میں وہ  
اپنی روزی کے واحد دیے کی خانٹت کرتا، ایک لمحے کے لیے بھی غافل نہ سہتا.....  
آندھیں اور آفے لاسکے لباسوں میں اڑ سے ہوئے خجراں کی بارہنگ آلو و ہوئے گر  
اخیں ہسپانیہ کی دھرتی سے رگڑ کر چھر سے نیز کر لیا جاتا..... کون جانتے کب؟.....  
قشایہ کے ویسیں ریگڑاں میں پہاڑی عقابیں نے پہنچے دیکھا..... کانتہ دار  
چھاڑیوں اور بُجھوں کے درمیان ایک بڑھا ایک سیاہ دھتے پر با تھر کھے یہ چل رہا  
ہے۔ بیسے دہ کسی مل کا بھاری اور کھر دراجتہ بہر بلکہ صابن کی ایک گلی ملکہ ہو جو زدرا کی  
غفلت سے اُس کے ہاتھوں سے پھسل جاتے گی اور کچھ فاصلے پر دو جنم جن کی چار سیاہ  
آنکھیں صرف ایک کاٹے دھتے پر جمی رہنے کے لیے کھلی تھیں۔

مُورُوں کے ایک پہاڑی حصے کے کھنڈوں میں رہنے والے ایک الٹے نیکیں  
گھامیں اور ٹوٹے ہوئے جھروکے میں سے اُس شرک کو دیکھا جس پر نیtron کے باعٹے  
چلے آ رہے تھے..... اور مٹرک پر..... ایک بڑھاگر اب بہت بڑھا..... ایک ساہ  
بُل گراپ پھکیلے جنم کی بجائے ماند پتمنی ہوئی کھال اور کچھ فاصلے پر..... چار آنکھیں  
..... منتظر!

دُہ اپنے سفر کے دران وادی غزناط میں سے بھی ایک مرتبہ گزے سے مقدس پہاڑی  
پر گڑی صلیب برساتگی بُرچھاڑوں اور گرماکی حدتوں سے شکستہ ہو کر نے کھتی.....  
جھر لئے والا پلا اب غائب تھاگر..... آندھیں اور آفے لاسکے لیے نہیں کہہ اسے بُل  
کی آنکھوں میں جھولنا ہوا دیکھ رہے تھے۔

اُن دو لذن نے ان تیز جخرا فیاض حالتوں میں سات برس تک سفر کیا۔ ایک بارہ، ایک انسان..... وہ سیاہ جسم۔

بالآخر بُل بوڑھا ہو گیا..... وہ جو پسلے اُس کے ظلم سے خائف تھے، اب زیریب احتجاج کرنے لگئے اُس کی دہشت اور طاقت کو در حقیقت نے دھیرے دھیرے ختم کر دیا..... بُل بوڑھا ہوا تو ناکارہ ہو گیا کہ اب اس کے ساتھ کھینچنے پر کوئی بھی آمادہ نہ ہے۔ ایسے بیکار جسم کا اور کیا معرفت ہو سکتا ہے سو ائے اس کے کافی سے کسی بوچڑھانے میں ذریخت کر دیا جائے۔

مگر خمیدہ بوڑھا بوچڑھانے کے جس دروانے میں سے پیسوں سے بھری جیسیں لے کر نکلا۔ اُسی دروانے میں پھر دیر بعد آندریں اور آٹے لاکے جسم داخل ہوتے۔ اُنہوں نے اپنے خجرا آج صحیح ہی تیز کئے تھے۔

بُل کہ اُس کے بڑھاپنے پر بوچڑھانے کے کچھ فرش پر پے سدھلی رکھا تھا اُن دو لذن نے اُس کی آنکھوں میں جھانکا..... اُن میں ظلم کی تصویر ابھی تک واضح اور متبرک تھی کہ اس کے رنگ کبھی ماندہ نہیں پڑتے۔

بوچڑھانے کا مالک ان کے قریب آیا لیکن زیادہ قریب نہیں کہ خجرا آج ہی تیز کئے تھے صتم کس نیت سے یہاں آئے ہو؟

”سیاہ بُل ہمارے پاپا کا قاتل ہے..... اس کے سیناگ ہمارے بھائی کے جسم میں لٹوکی طرح گھومتے تھے..... ہم صرف اسے اپنے ہاتھوں سے مارنے کی اجازت چاہتے ہیں“

بوچڑھانے کے مالک کو اُسی شام ہی کام خاصی تک دو کے بعد انعام دینا تھا جملائے کیا اعڑاض ہو سکتا تھا۔

”نہیں اجازت ہے“ اُس نے کہا اور چلا گیا۔

اُسے لاگھٹوں کے بل بیں بیٹھ گئی جیسے دُہ کلیسا میں عبادت کرنے والی ہو..... اُس نے اپنا خجرا سیاہ بُل کی پھولی ہرثی شرک پر لکھا اور اُس کی آنکھوں میں اپنے پاپا کی تصویر دیکھی۔

شہر میں سے بڑا ہاڈ بودا رخون ایک آبشار بن کر آیا۔۔۔۔۔ اور اُسے لاکے سینے پر پھیل گیا۔ آفٹے لانے گریبان میں ہاتھ ڈال کر اپنا بابس چاک کر ڈالا۔۔۔۔۔ اُس کی چھاتیوں نے آگے بڑھ کر اپنے صمام کھوئے اور اُبلتے خون کو چوسا پیاس بھائی۔۔۔۔۔ پھر آندریں اسی طرح گھٹنی کے بل بیٹھ گیا۔ اُس نے بل کی ڈھکی ہوتی گردان کو دلوں ہاتھوں میں پکڑا اور اُس کی آنکھوں میں جھانکا۔ بل کی ہر دو آنکھوں میں اب بھی ایک پلا وکھائی شے بہا تھا، لیکن ساکت اور معدوم ہوتا ہوا۔۔۔۔۔ بخوبی توک نے سیاہ آنکھ میں کھب کر جسے اپنے مسکن سے یوں ادھیرا جیسے انارکے دلتے کو ناخن سے اُس کر نکالا جانا ہے۔۔۔۔۔ سات برسوں سے زندہ جھولتے ہوئے پتلے کی شبیہہ اوچیل ہو گئی۔ دوسری آنکھ کو بھی بخوبی جڑ سے اٹھاڑ پھینکا۔۔۔۔۔ پھر اُن دلوں نے آنکھوں کے غالی گڑھوں میں گزتے وقت کی، بیتے سفر کی تمام نفرت سمیٹ کر تھوکا۔۔۔۔۔ آخری وار بل کے پیٹ پر ہوا۔ اُن دلوں نے جب اُس کا نیم سیاہ کلیجہ ہاتھوں میں لیا تو وہ ابھی یہ تھے تھرا رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ بچھانے سے باہر آگئے۔۔۔۔۔ ویران گرواؤ دھگی کے درمیان میں ہاتھوں لے ایک الاؤ روشن کیا، اس پر بل کا سیاہ پتا ہوا کلیجہ مجھنا اور پھر اُسے جتن سے اُثار کر اپنے وطن کی طرف، ایک روش دوپر کی جانب رُٹ گئے۔

# پرکھ

اپنے آپ کو ہیشکے لیے چھوڑ جانا کیسا ہوتا ہے؟ انسان دوسروں کو تو نہیں چھوڑتا کہ وہ موجود ہوتے ہیں، بیدار ہوتے ہیں، سوتے ہیں، کھلتے ہیں اور ہستے بھی ہیں۔ وہ اپنے آپ کو چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔ اپنے انھوں کو، اپنی انھوں کو، پیاس اور جگرگ کو، جائگئے اور مسکرانے کو بھی باج سمجھے وہ اپنے آپ کو چھوڑ کر جاتا ہے، اُس کے بعد اُس ان پر ایک پرندہ تیرتا ہے مگر اُس کے اُس پاس انھیں نہیں ہوتیں اُسے دیکھنے کے لیے۔ اُسی لمحے ایک کھڑکی گھلتی ہے اور ایک آواز آتی ہے مگر اُس کے پاس کافی نہیں ہوتے کہ دُسٹر دُخت، درستہ ہوس، زبانوں کے ذائقے اُسے اپنے آپ سے زوج کر بہت پر سے پھینک دیتے ہیں۔ اپنے آپ سے علیحدہ کر دیتے ہیں۔ چنانچہ انسان دوسروں کو تو نہیں چھوڑتا۔ یہ تمام چیزوں اُسے چھوڑ دیتی ہیں اور یوں وہ اپنے آپ کو چھوڑ دیتا ہے لیکن اس عبارت کا پریم سے کیا تعلق؟ پریم کہانی سے کیا رشتہ؟ ملکہ پریم کہانی سے شاید کچھ بھی نہیں، شاید میں نے یہ عبارت اس لیے کہہ دی ہے کہیں کچھ میں بالکل نہیں اُ

رہا کہ میں پریم کی کہانی کا آغاز کس طرح کر دیں اور میں نے ایک تماشہ دکھانے والے کی طرح لفظوں کی پڑیجہ ڈال دی۔ سمجھا کر آپ کی توجہ اپنی جانب مبذول کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر میرے خیلے میں کوئی الیسی جیبت انگریز چڑھنیں جاؤ پر لوگوں کی وجہ پر کاسامان بن سکتے۔ پھر میں نے خداہ مخواہ ڈال دیا گیا۔ کیوں بجا تی؟ وہ اس لیے کہ یہ میرا پیشہ ہے، لوگوں کو پونکانا اپنیں اپنے گرد جمع کر کے یہ بادر کرنا کہ میں ایک بہت ہی عظیم ادیب ہوں۔ حالانکہ میرے پاس کتنے کوچھ بھی نہیں۔

لیکن پڑیز تھہریت ہے، میرا تھیلا اتنا خالی بھی نہیں، اس میں چند خطوط ہیں۔  
اور ہاں کچھ لوگ کہتے ہیں کہ میری تحریر دل پر ہمیشہ موت کا زرد رو رہتا ہے۔  
ایسا کیوں ہوتا ہے؟ شاید اس لیے کہیں موت سے خوف زدہ تو ہوں مگر اس کے  
سامنے ساتھ یہ مجھے مسحور بھی کرتی ہے۔ اس زرد بدن مجبوبہ سے ہم آغوشی کی فنا چاہتے  
میرے جسم کو بقاوت کا سیعام بھی دیتی ہے۔ زندگی کے بیشتر تجربوں میں سے گزرنے، اپنیں  
بیان کرنے کے بعد ایک تشکیل سی رہتی ہے کہ ایک تحریر، ایسا ہے جس میں سے میں نہیں  
گزرا۔ حالانکہ اس میں سے گزر کر تو انسان بس گزر جاتا ہے، اُسے مقید تو نہیں کر سکتا  
مگر چہ بھی..... یہ فنا کا خوف ہی تو ہے جو انسان کو تخلیق پر اُبھارتا ہے، وہ چیزوں  
کو اُن کی موت سے قبل لفظوں میں ڈھال کر دام دینا چاہتا ہے..... بہر حال پریم  
کہانی کا تعلق شاید موت سے بھی نہیں..... یہ ایک اور ڈال دیگی سنتی جو میں نے بجا تی تاکہ  
آپ میری بات سننے کے لیے تیار ہو جائیں۔

ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ میرے ماری کے خیلے میں چند خطوط ہیں، سینکڑوں میں  
سے صرف چند جو ادھر اور ادھر جمل ہو کر پڑے رہے درستہ میں اپنیں بھی اپنے بیشتر خطوط  
کی مانند پر زدہ پر زدہ کر چکا ہوتا۔ میرے سفر ناموں کی طرح ان خطوط کی سچائی کا ثبوت بھی  
میرے پاس موجود نہیں اور آپ سمجھا طور پر اعتراض کر سکتے ہیں کہ یہ میرے اپنے ذہن  
کی پیداوار ہیں اور بغرض محل اگر سچ نہیں ایسے خطوط موجود ہیں تو وہ پریم کے نہیں کسی  
اور کے لکھے ہوئے بھی ہو سکتے ہیں۔ ہاں اگر اپنیں کسی ماہر تحریر پر کو دکھایا جائے تب

فیصلہ ہو سکتا ہے کہ پریم کی کہانی سچ ہے یا صرف ذہن کی پیداوار، مگر باہر تحریر کو تو موافقت کے لیے پریم کی ایک آدھا اور یک جنگ متحیر محاصل کرتا ہو گی جو فی الحال تقدیسے ناممکن ہے کہ میں نے آج تک نہ تو پریم کو دیکھا ہے اور نہ اُس کی آواز سنی ہے۔ البتہ میرے پاس اُس کی تصویریں صفر موجود ہیں مگر تصویر تو شاید لکھنہیں سکتی۔

گرمیوں کی ایک گرم دوپہر کو درگمیوں کی دوپہری ہیئت گرم ہی ہوتی ہیں..... ۱۴  
میں حسب معمول دکان پر براجمن تھا۔ ایک ایسے یونگ کی طرح جو برفباری کے متکوں میں زمین میں دبارہ تھا ہے خواجهہ حالت میں۔ میں اسی قسم کی خواجهہ حالت میں بیٹھا تھا کہ ایک "السلام علیکم" نے میری کھلی آنکھوں کو جو پتھے اپنے آگے حرکت کرنے والی اشیاء کو دیکھ تو رہی تھیں قبل نہیں کر رہی تھیں مزید بھول دیا اور میں نے ارشد کو دیکھا وہ جلت میں تھا۔

"یار میرا ایک کام کرو یا اُس نے جیسے ایک تند شدہ کاغذ نکال کر میز پر رکھا اور اُسے تھیکنے لگا۔ میری ایک قلمی دوست سے ڈالہوڑی میں، شیلا..... ہاں ہاں اندھیا ہیں..... اس کی ایک کلاس فیلو پاکستان میں کسی مناسب شخص کے ساتھ قلمی دوستی کرنا چاہتی ہے؟" مناسب شخص" ای خصوصیات اُس تند شدہ کاغذ میں درج تھیں جسے ارشد بدستور تھیک رہا تھا۔

### محترم ارشد صاحب!

میں آپ کی قلمی دوست شیلا کی کلاس فیلو ہوں۔ میری خواہش ہے کہ پاکستان میں میرا کوئی ایسا قلمی دوست ہو جو سپورٹس کاروں میں دلچسپی رکھتا ہو اگر کسی کار ریلی میں شامل ہو پہنچا ہو تو بتتے بتتے ہے) موسیقی کی شدید رکھتا ہو، رقص کر سکتا ہو، زندہ دل ہو اور لوگ اپنے کرتا ہو، انگریزی زبان پر غبور رکھتا ہو اور لوگوں کا لفڑا ہو۔

میں بے حد شرگزار ہوں گی اگر آپ میرے خط کو اپنے کسی ایسے دوست کے حوالے کر دیں جو ان خصوصیات کے قریب تر ہو۔ شکریہ! پریم خانگراہ۔ سیکرٹ دارٹ کالج ڈینبوی ہماچل پردیش (انڈھیا)

..... میں تے یہ تو پابندیوں کا اور شکریہ کے ساتھ ارشد کے آگے رکھ دیا ۔ اس خاتون کو سطر تھکھ موسن، اور عصطفہ نکو بدل لبک ہو پہ، اگر گوری پیک اور بڑی ترندہ رسال کے آمیزے سے دجو میں آنے والا کوئی شخص درکار ہے ..... سوری ۔

ارشد کے ہدایت رشے اور چھرے پر وہ کیفیت نہ وادا ہوتی جسے مدنہ بورنا کرتے ہیں اس حالت میں وہ بے حد سکین اور معصوم نظر آنے لگتا ہے۔ ایسے موقعوں پر میں لا شوری طور پر شانی یا ملیٹھی سرف کے پیکٹ کے لیے اپنی جیبیں مشوٹنے لگتا ہوں۔  
”اور پھر یار میں عمر کے اُس حصے کو چلانگ چکا ہوں جب قلمی دستی ایسے فضول شاہزادہ پر وقت ضائع کیا جاتا ہے“ میں نے اپنے وقایع میں کہا۔

”پلیز میرے لیے ..... ۔ یہ شیلا کی پہلی فرماش ہے۔ وہ مجھ سے ناراض ہو جائے گی؛ ارشد بلبیل بناتے ہوئے پلکیں جھپک کر بولا“ اور پھر اس لڑکی کا نام تو دیکھو کتنا خوبصورت ہے اپریم .....“

”پریم؟“ میں چونک گیا خط پڑھنے کے باوجود میں نے نام پر غور نہیں کیا تھا۔

”ہاں۔ اتنا خوبصورت نام اور اُپر سے سکھنی بھی ہے۔“

”سکھنی؟“ میں نے پر استیاق لجھے میں پوچھا۔

”ہاں بڑی ڈبل قسم کی“ اس نے سکھر کی چابی میز پر سے اٹھائی اور دکان سے باہر

چلا گیا۔

دوسرے روز میں نے اس خوبصورت نام والی اجنبی لڑکی اور سکھنی کو چند سطروں کا ایک خط کھو دیا۔ عیز ارادی طور پر میری تحریر میں زہر آودگی کا عنصر نایاں تھا۔ شاید اس لیے کہ اس نے سپورٹس کاون کا ذکر کیا تھا اور مجھ میں اتنی سکت بھی نہ تھی کہ سپورٹس سائیکل خرید سکتا۔ وہ مجھے اپنی ان دیاں نہ میں ایک بد بودا رد تک امیرا درنکس چڑھی سی کڑھی ایک الیسی ہی پاکستانی لڑکی کی طرح جو مجھے اچھی لگتی تھی مگر ایک رد جب اس نے مجھے بتایا کہ وہ روزانہ اپنے بالوں کو شمپور کی بجا شے درآمد شدہ بیٹری کی درجنہ نوں سے وحشتی ہے تو میرا تمام تر ذاتی اعتماد بیٹر کے جھاگ کی طرح ہی بیٹھ گیا اور میرا احساس کرتی جو میں خود فرمائی

مکھیاں پر رکھ کر جبکہ چکا تھا، دھرم اس سے میرے سر پر آگرا میں نے فی الفور اپنے آپ کو اس کے ماحول کے گرد سے علیحدہ کر لیا۔ بہر حال دوسرے روز میں نے اس خوبصورت نام والی اجنبی لڑکی اور سکھی کو چند سطروں کا خط لکھ دیا۔

انگلے ہفتے پریم کا جواب آگیا۔ باشل کے قدیم ناخون جیسی انگریزی تحریر میں رقم کردا ایک آزاد عبئے نکرا اور و ستاد خطا جس کے آخری فقرے نے میرے چٹے ماتھے پر شکنون کے دھاگے کا رہ دیئے۔ لکھا تھا: اگرچہ تم میں دھخوصیات نہیں ہیں جو میرے نزدیک ایک آئیڈیل مرد میں ہونی چاہیں مگر اس دنیا میں کون ہے جو پرفیکٹ ہے، گزا ادا کر دوں گی۔ میری انہی کھلوناریں گاڑی ایک ونچکے سے رُنی اور پٹپڑی سے اُتر کر کچھوے کی مانند اندھی ہو گئی ہیں نے اُسے غصے اور سکتوں کے احمقانہ طیفوں کے یہ رسمے مشکل سیدھا کر کے پڑھی پڑھا مگر پھر وہ جلی نہیں، کھڑی رہی۔ میں نے پریم کو ایک اور زہر آکو خطا لکھا جس میں میں نے اس کے آئیڈیل مرد کا دل کھول کر مذاق اُڑایا۔ خلافت تو قع پھر جا ب آگیا۔

پریم کے خط آنے لگے۔ پہلے ہر پندرہ میں دو شکے بعد، پھر صفتہ اور پھر شاید ہر دو زمیں کا رو بڑا خطوں کے پندرہ میں سے میری نظریں اُس کی آزاد اور بکل دائروں والی تحریر کو تلاش کرنے لگیں۔ میرا زہر کم ہونے لگا۔

اج، اس وقت میرے پاس اُس کے صرف چند خط ہیں۔ ان سینکڑوں خطوں میں سے جو پریم نے مجھے ڈالو ڈالی سے لاہر اور بارسلونا لکھے۔ اگر مجھے معلوم ہے تاکہ ایں دس برس بعد اُس کے بارے میں کہانی لکھوں گا تو میں یقیناً انہیں سنپھال کر رکھتا ذہن مجھے معلوم رہتا اسکی کوہی معلوم نہ رہتا۔ میں نے پریم کو جتنے خط لکھے د تو ظاہر ہے کہ میں یہاں نقل نہیں کر سکتا کہ وہ تو پریم کے پاس ہوں گے میں اب پریم کے بائے میں مزید باتیں نہیں کر دیں گا، وہ خود آپ سے باتیں کرے گی۔

سینکڑا برٹ کالج ڈالو ڈالی

یغمٹی ۶۴۸

## پیارے متنصر!

کتنی بے پناہ خوشی ہوئی مجھے تھا را خطف ملتے پر میں آنحضرت کردہ تھی۔  
 استھنے عرصے کے بعد پڑھائی سے چشکارا پالینا کتنی خوبصورت بات ہے اور میں  
 اسی فرصت کو بہاں بنایا کہ تمہیں خط لکھ رہی ہوں۔ کل انگریزی کا پروچ تھا اور اُج صحیح نایخ  
 کا۔ پڑھے تو انسان تھے مگر میں کچھ نہ دیں ہو گئی اور خوب الٹ پلٹ جواب لکھے ہیں نے  
 نے ابھی ابھی فیصلہ کیا ہے کہ مجھے امتحاون سے نفرست ہے۔ تمہیں نہیں ہے؟ میرا خیال  
 ہے کہ اس قسم کے امتحان علم کی کسوٹی ہرگز نہیں ہوتے، بس رٹال کیا اور امتحان کے ذرا  
 بعد سب کچھ بھول جائیا رجھے یقین ہے کہ میں تمہیں بو رکر رہی ہوں، سو روی)

اچھا چھوڑ دکوئی اور بات کرتے ہیں، مثل.....، طھیک ہے میں تمہیں اپنے اور اپنے  
 گھر کے بائے میں کچھ بتاتی ہوں۔ اگرچہ تباہ کے لیے میرے پاس زیادہ کچھ نہیں ہے میں  
 اٹھا رہ بس کی ہوں اور اگست میں انیس برس کی ہو جاؤں گی.....، مگر میں انیس برس کی  
 سوتا سیسیں چاہتی، صرف اٹھا رہ بس کا بڑنا زیادہ ایکسا منٹک ہے میری خواہش ہے  
 کہ میں ہمیشہ ایک ہی عمر کی رہوں۔

میں بہت لمبے قد کی ہوں اپنے خاندان کے دیگر افراد کی طرح۔ مجھے اتنی لمبی لٹک  
 ہو نا بالکل پسند نہیں اور مجھے ہمیشہ خواب آتے ہیں میرا قد چھوڑتا ہو گیا ہے اور میں اپنی  
 سہیلوں کے بیول پر آگئی ہوں۔ ہاں کبھی کچھ رجھے اپنا قد اچھا بھی لگتا ہے، بکیوں لمبی  
 لڑکیوں پر بس زیادہ سمجھتا ہے اور وہ ہجوم میں ممتاز نظر آتی ہیں تھا را کیا خیال ہے؟  
 میرے پاپا راجہ تھا کے رہنے والے ہیں اور میری ماں امر تسری کے قریب کسی  
 ملاتے ماجھے کی نہیں۔ مگر میں نے بسب سے ہوش سنہلا لائے ہے تھم ولی میں رہ رہے ہیں۔  
 ہمارا انگر بہت پڑانا ہے اور نئی ولی کے مرزا میں واقع ہے۔ یہ کنٹ پلیس کے بہت  
 قریب ہے، تمہیں پڑھے ناں کر کنٹ پلیس سے بہت ساری مرکبینیں نکلتی ہیں۔ بڑا کہا  
 روڈ اپنی میں سے ایک ہے۔

میرا کمرہ پہلی منزل پر ہے اور اس کی بڑی بڑی کھڑکیاں ہیں جو مڑک پر گدھتی ہیں۔

میں تمام دن ٹریفیک کو رکھتی ہوں میں ہمیشہ نواب دیکھتی رہتی ہوں اور باہر دیکھتی رہتی ہوں۔ ترکتے خوش قسمت ہو کر مختاری سے بہت سارے بہن جاتی ہیں۔ میں اس شے سے محروم ہوں اور ان کی کمی محسوس کرتی ہوں۔ میرا صرف ایک بھائی ہے، اندر جیت۔ مگر جب بھی میں چٹپیوں میں گھر جاتی ہوں تو وہ تمام دن کالج میں گزارتا ہے اور ریاتی وقت دوستوں کے ساتھ اور یوں ہم مل نہیں سکتے۔ چنانچہ میں ہمیشہ اکیلی رہتی ہوں۔ اگرچہ مجھے لوگوں سے ملا ہوتا پہنچ ہے۔ شاید اسی لیے میرے پاپا کو فٹکایت رہتی ہے کہ میرے کرے میں دن رات میرے دوست اور ہم مچاتے رہتے ہیں لیکن میرا یہ چاہتا ہے کہ وہ ہمیشہ میرے پاس رہیں مجھے اکیلانہ چھوڑیں۔

اُن مجھے بھی مختاری طرح ایک طے شدہ شادی قبول کرنا ہوگی۔ اس کی بہت ساری وجوہات ہیں۔ مثلاً میرا باپ بالکل اتفاق نہیں کرے گا کہ میں کسی جاٹ یا سکو کے علاوہ کسی اور شخص سے شادی کرنے کا سوچوں بھی۔ میرا خاندان بے حد قدامت پرست ہے اور میں گھر سے بجاگ تو نہیں سکتی، بھلا مجھے کون اعزاز کرے گا؟ تم کرو گے؟) میرا جی چاہتا ہے کہ میں اپنا خاندان خود چھوٹے گھر مجھے اس کی اجازت نہیں ملے گی۔ فی الحال میری مشکنی نہیں ہوئی اور وہ مجھے خواہش ہے کہ ہو۔ میں کبھی بھی چھوٹے مرٹے رومنس کو زیادہ آگے نہیں جانے دیتی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ ان کا انتظام شادی پر نہیں ہو سکے کا، پھر فائدہ؟ اولیے میں بہت سے لوگوں کے ساتھ باہر جاتی ہوں، رقص کرتی ہوں۔

(میرا بھائی بھی ہمارے ساتھ ہوتا ہے) لیکن صرف دوستی کی حد تک۔ میں چاہتی ہوں کہ پنج صاحب دیکھنے کے لیے پاکستان آؤں۔ مگر فی الحال یہ نامگہ ہے کیونکہ میرے پاپا کا رومانیں چھوڑ سکتے اور ان کے علاوہ اور کوئی نہیں جو میرے ساتھ ملا سکے۔ میں کسی حد تک مذہبی توہین گھر میں یہ نہیں چاہتی کہ کوئی مذہب کو بخوبی پڑھوئے اور زبردستی مٹھا کر گوردواسے لے جائے۔ میں چاہتی ہوں کہ میری دعائیں دل سے نکلیں۔

کیا فرم مذہب پر بیقین رکھتے ہو؟ اکثر ایک کے نہیں رکھتے۔

ان سو یوں میں میں نے بہت کچھ پڑھا۔ دیل آفت ٹولز، آر گڈ دن اور انجلیک دیغرو۔

اد کیا ہیں نے تھیں تباہیا ہے کہ میری ایک دوست کے والد کے پاس اٹولفت ہٹلکی کا رہے۔ اس کا نام ہے۔ اتنی بڑی سے ہے تاں اور ظاہر ہے بیدشاہ۔ ہٹلرنے یہ کار کسی بند دستانی مہارا جے کے ہاتھ فروخت کی تھی اور اُس نے اُسے میری دوست کے والد کے ہاتھ بیچ دیا۔ اتنا مرزا آتا ہے اُس میں بیٹھ کر کبھی کبھی یہاں احساس ہوتا ہے، جیسے ہٹلر بھی ہجاء سے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔ لیکن جس شے پر میں باقاعدہ ناشت، موچکی ہوں دو ہے، ہر ماڈل کی ٹینکوٹ۔ اتنی خوبصورت اور سمارٹ میں نے جو دیکھی وہ سلووٹ پختی اور دہلی میں اڑتی پھرتی تھی میرا بہت جی چاہتا ہے کہ وہ میری ہوا اس کے علاوہ ایک سلوور و لائس ہوا اور بہت ساری ٹیلی مرشیز کاری..... مگر یہ سب خواب ہے۔ ایک اور کار فراری بھی بہت پالپر ہے، طاق تو را اور ایک سانگ۔ اگلے خط میں میں تھیں ڈل (ڈلہوزی) کے باسے میں لکھوں گی۔ اور پہنچلدی لکھنا۔

### پریم

کتنی احتفاظ خواہش کریں ہمیشہ ایک ہی عمر کر رہوں۔

میں نے مجھے کی جئی کی اس کافر نہیں میں پڑھنے والی بیٹی کو اس خط کے جواب میں یہی کچھ لکھا اور آخر میں یہ بھی کہ شادی کے لیے تھا سے والد کی عاید کردہ مشطون میں سے ایک تو میں پوری کتنا ہیں کر خالص جاث ہوں، البتہ فی الحال مکمل طور پر سکھ نہیں ہوں اور اس کے باسے میں تھبی سوچا جا سکتا ہے جب میرے پاس تھاری کوئی فیصلہ کوں تصور ہو۔

### ڈلہوزی

۲۸ - ۸ - ۶۸

### ڈیپر مشنرا

تھیں معلوم ہے تھارے خط نے مجھے کتنی خوشی دی؟ تھیں نہیں پڑتے۔ مجھے نالتوقت اتنا کر لتا ہے اور اگر میں جائے تو کوئی پرسکون جگہ نہیں ملتی۔ ہر کرنے کے دے میں لڑکیاں کیڑوں کی طرح رینگ رہی ہوتی ہیں۔ بہر حال اس وقت خوش قسمتی سے میں اکیل ہوں اپنے خیالات کے ساتھ اور صرف تھارا خط میرا رفیق ہے را اور یہ کتنا خوبصورت رفیق

ہے، تھیں تپتے ہے؟ نہیں تپتے)

مستنصر اور اصل میں نے تھیں اپنے خاندان کے بارے میں ہر چیز بالکل حق نہیں بنائی۔ میں نے جوڑ بولا تھا۔ یہ ایک ایسا مر صنوع ہے جسے میں چھڑنا نہیں چاہتی۔ مگر میں چاہتی ہوں کرتم میرے دوست بخوار میں صرف تم سے دل کا حال کہہ ڈالوں۔ میری ماں نہیں سے۔ میں صرف فرمال کی سنتی جب وہ مر گئی۔ چند برس بعد میرے باپ نے دوسری شادی کر لی۔ (میں شاید اس وقت چودہ برس کی سنی) اور باپ میری ایک چھوٹی سی نصف بن ہے۔ وہ چار بیس کی ہے اور بہت ہی پایاری میں جب چھوٹی تھی تو اپنے باپ کی پرستش کیا کرتی تھی، ماں واقعی میں تو دل سے اُسے پُچھتی تھی مگر دوسری شادی کے بعد ہم ایک دسرے سے دور ہوتے چلے گئے۔ میری ماں ایک بے پناہ حسین عورت سنی رمحی طولی تھاتی دُشے میں فی ہٹلے در چیزوں کے علاوہ) اور وہ مجھے بحیداد آتی ہے۔ ایک لڑکی کو اپنی ماں کی صورت ہوتی ہے خاص طور پر جب وہ جان ہو رہی ہوتی ہے۔ میں دُنیا کی ہرشے تیاگ دل اگر میری ماں مجھے واپس مل جائے اُس کے بغیر میں بحیداً اکیلی ہوں۔ دیسے بیرا باپ مجھ سے بحیداً اڈکرنا ہے۔ ہمارا ایک گھر ہے۔ خوبصورت ترین اور بہت بڑا نام پر لانے گھر ہوتے ہیں) میں اپنے گھر کی ایک تصویر بھیج رہی ہوں۔ میرا بیٹر دم وہ بڑی کھڑکی والا ہے۔ دائیں ہاتھ پر جہاں بیٹھ کر میں باہر و دھیختی ہوں اور خواب دھیختی ہوں۔ میں تھیں اپنے نام و نسل کے بارے میں بھی بتانا چاہتی ہوں گر مجھے معلوم نہیں کہ میں اس کو کوشش میں کس حد تک کامیاب ہوں گی۔ ان میں ایک نئی ہے جس سے میں بحید پایار کرنی ہوں۔ ہم سکول میں اکٹھی پڑھتی تھیں۔ اب وہ دلپی کے ایک کالج میں ہے۔ ماہ پر اور میں بھی بہت اچھی دوست ہیں۔ بہت خوبصورت لڑکی ہے اور ہر لڑکے پر نظر رکھتی ہے، جسے چاہتی ہے تا بکریتی ہے۔ یہ جیال کئے بغیر کسی دوسری لڑکی کے جذبات مجرور ہوں گے۔ اُس کی بہن پر دیپ پستہ تد کی رٹکی ہے، ہو ایک چشے کی طرح پھوٹتی ہے۔ الائپے ہم سب میں سے سو برے ہے اور اہم سب سے شو خ۔ اور جن لڑکوں کے ساتھ میں گھوٹتی ہوں مستنصر؟ وہ پورے دل میں سب سے زیادہ ہمینڈ سماڑا۔

اور سب سے زیادہ تھے ہیں۔ ایک ایسا دقت تھا جب آوے مہدوستان میں ان کی دھم تھی میں اس گینگ میں ان کی بہن امیر کے دریے داخل ہوئی اور پوچھی نے بھی میری مددگی میں ان رکنوں کے بہت قریب تھی (اور ہیل) چکرا اور بادل جتنے ہیں مددگر مرد میں نے آج تک نہیں دیکھے اور انھیں بھی اس بات کا علم ہے ہے ریا دیسے میں نے تمیں ابھی نہیں دیکھا) میں نے آج تک انھیں کسی رکن کے بالے میں سجنیدہ ہوتے نہیں دیکھا۔ وہ ان کو صرف ایک رات کی تفریق کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ یہ رکن کے صرف دو تنوں کی حد تک تو ٹھیک ہیں لیکن ان سے رابطہ بڑھانا اپنی موت کو آداز دینے کے متواتر ہے۔ ان کی چھوٹی بہن امیر بھی ایسی ہے کہ ہر رکن کے کی طرف آشنا ہی فاصلہ طے کرتی ہے جتنا وہ کرتا ہے اور مستنصر یہ فاصلہ میرے حساب سے تو کچھ زیادہ ہی ہے۔ مجھے بادل بہت اچھا لگتا ہے۔ وہ ذات کے معاملے میں صفر ہے اور شراب کے معاملے میں سونی صد اور اس کے علاوہ اس کا ذہن صرف ایک راستے پر چلتا ہے اور تم جانتے ہو کہ وہ کونا راستہ ہے اور میں بھر حال اس راستے پر کھڑے رہنے کا راستہ نہیں لے سکتی۔ مجھے معلوم ہے کہ جس طرح میں بتا رہی ہوں یہ رکن کے بہت خوفناک لگتے ہیں اور مجھے ان سے نہیں مذاچا ہیسے گرد و سی کی حد تک تو حرج نہیں اور وہ بہت اچھے دوست میں۔

اوے میہودہ (رکن کیا مطلب ہے تھا اک اگر میں گندی کتا ہیں پڑھنا چاہتی ہوں تو بیک پڑھوں۔ میرا زنگت گندی "کافلظ پڑھ کر شوخ ہو گیا رہا سچ مچ" مجھے بال شوق نہیں گندی کتا ہیں پڑھنے کا اور اگر آنجلیک "پڑھتے ہوئے ایک دو مقامات ایسے اگھے تو اس میں میرا کیا قصور؟

اوہ میں اتنی خوش ہوئی یہ پڑھ کر تمہیں بھی سائمش کپڑے پہننے کا شوق ہے میں چونکہ لے تند کی ہوں اس لیے کپڑے مجھ پر بہت سجنے ہیں۔ مجھے بھر کیے شوخ رنگ پسند میں مشلا جھبتا ہوا پنک، اور سچ، لامم گرین اور پرپل۔ مجھے ایسے رنگ اچھے نہیں لگتے جو پھر کیے اور نامعلوم سے ہوں۔ اور رہا میرا ایک گناہ پر فیوم ہیں۔ میرے پاس بہت میں اور میں مرن ہوں ان پر۔ اس مرتبہ جب بیس دہی جاؤں گی تو تمہیں دہاں سے کفت لنس بھیجن گی۔ جا

ترجمے لاءہر اگر گرمی کا مزہ چکھنا چاہئے۔ بچ تبا ذ مستنصر کیا میں واقعی اس گرمی میں روستہ ہو جاؤں گی؟ صحیح ہے کبھی نکھلی میں یہ دعوت صدرو قبول کروں گی اور لاہور آؤں گی۔ کیا یہ دعوت ہمیشہ کے لیے برقرار ہے؟

ٹلہوڑی آرامدہ خانکہ خنکہ ہے۔ مان سون نورول بہریں اور بے پناہ پاریں ہو رہی ہے۔ بچے یہ موسم اچھا نہیں لگتا۔ مجھے گرمی اور دھرپ پسند ہیں۔ میرا جی چاہتا ہے کہ میں اس خط میں ڈلہوڑی کی مردی بند کر کے تھیں بیچ دوں، بس تھوڑی سی کیا تھیں یہ سچی؟ میں نے بیچ دی ہے۔

شام کو کافرٹ کی سب لا کیاں ہوش سے بھاگ کر فلم دیکھنے جا رہی ہیں۔ میں تھیں چند فضول سی تصویریں بیچ رہی ہوں۔ یہ پہلی تصویریت کی ہے جب ہم ایک پہاڑی پر چڑھنے والے تھے اور میں اپنی ساڑھی درست کر رہی تھی۔ لا کیاں مجھے چھیرتی ہیں کیونکہ یوں لگتا ہے کہ میں ساڑھی اُتار رہی ہوں۔ قمر نے میرے لہے بالوں پر دھیان دیا؟ میرے بال لہے اور گھنے ہیں۔ دوسرا تصویری میں جو کرتے اور چڑھی دار پا جائے میں ہے۔ میں ایک کرکٹے والی بجلی کا تاثر دیتی ہوں۔ گھر یہ غصہ تھار سے لیے ہیں ہے۔ میں سوچ میری آنکھوں کے سامنے تھا اور میں نے من بنالیا۔ تیری تصویر تھیں شاک کرے گی۔ کیونکہ اس میں دہن بنی ہوئی ہوں۔ یہ ایک فینی ڈریس کی ہے، اور دیکھو میں باقا عده شرما بھی وہی ہوں۔ میں اچھی لگتی ہوں نا۔ دہن کے سُرخ لباس میں؟ اور ان مجھے یاد آیا میری ان تصویریوں کو کیا کرتم سکھ ہونے پر آمادہ ہو؟ میرا حیال ہے تھار ازوف اتنا بڑا نہ ہو گا کہ مجھے پسند کرو۔ اب مجھے خط ختم کرنا ہو گا درست لفافی میں نہیں آئے گا خوش رہنا مستنصر اور فرائکھنا مجھے۔

پریم

کتنا احتقاد خوف کو دہ رہست ہو جائے گی، جل جائے گی۔  
اورہاں پریم نے جو تصویریں بھیجیں، وہ واقعی فیصلہ کو تھیں۔ مجھے دہ اچھی لگی۔ جس تصویر میں دہ اپنی ساڑھی درست کر رہی ہے اُس میں اس کی گندھی ہوئی دہیز ہوئی اس

طرح لٹک رہی ہے کہ اس کے بوجھ سے پریم کا گل اور بھرا بھرا چہرہ ایک جانب ٹھیک سا  
گیا ہے۔ دوسری تصویر میں اس کالا مباراد جو اسے بوجھے کی ایک بجٹی سے در شے میں ٹلے ہے  
یوں نکھلا دکھائی دے رہا ہے کہ اسے دیکھ کر ”ماہی سروش“ بڑیا ٹکے بول مجھے پہلی مرتبہ  
سچ لگے۔ مائیکل انجلو کے مجسمے ”داڑد“ کی طرح اس کے بازو اتنے بلے اور مناسب ہیں کہ بیسے  
وہ اسی طرح کھڑے کھڑے زمین کو چٹو لے گی۔ ان سب تصوریوں میں سب کپڑے ہے گر خشی  
نہیں ہے، بھیسے راہ تک رسی ہو اور جو کچھ آسے اُس راہ پر نظر آ رہا ہے وہ کپڑا ساول پسند  
نہیں..... یہ تصویر یہ یقیناً فیصلہ کرنے کی تھیں مگر میں ڈھیٹ بن گیا۔ بھلا ایک الیٰ رُکی کے لیے  
جس کی آداز منی نہ ہو، پچھو دیکھا نہ ہو اس کے لیے مکہہ ہو جانے کا خیال کیا ایک سکھوں ایسا  
خیال نہیں ہے؟

ڈلہوزی

۲۳ نومبر ۱۹۶۸ء

ہیلو اجنبی!

میں تم سے بھیدنا راضی ہوں تم نے بھلا دیا ہے اور لکھتے تک نہیں۔ میرا جی چاہتا ہے۔  
میں تم سے ہدیشہ کے لیے منہ موڑ لوں اور کبھی نہ کھسوں۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ تم اتنے خالم ہو  
کہ جب بھیں نے تم سے درخواست بھی کی سختی کر لکھتے پہنچا تو کیوں نہیں لکھا مجھے؟ تھا  
خط آنے پر میں نرم ڈر گئی۔ اگرچہ ایک طویل اور خوبصورت خط تھا۔ مگر پھر بھی کسی طور تاخیر  
کا مدارا نہ تھا۔ چلو فرماً معافی مانگو مجھ سے کہ آئندہ الیسا نہیں کرو گے۔

میرے امتحان ختم ہو گئے اور میں اب جتنا جی چاہے اُنگھے سکتی ہوں۔ آج نتیجہ کا  
اعلان ہوا۔ اس امر کو مخوظ خاطر رکھتے ہوئے میں نے بچھا ایک ماہ دبی میں خوب مزے  
کئے رکھت اتنا بڑا نہ تھا۔ البتہ انگریزی میں کچھ کمی رو گئی ہے جس کا مجھے بھیدا فرسوس  
ہے۔ پچھلے بس میں نے پنجاب یونیورسٹی میں ڈاپ کیا تھا۔

پھر عرصے سے راہیاؤں کے ساتھ میری بہت کمٹ پٹ رہتی ہے تھیں اہماؤ  
اور ان کے عادات داطوا کے باسے میں پھر علم ہے؟ میرا خیال ہے کہ راہیا میں بہت

وختناک چیزیں ہوتی ہیں اور یہ یہ ہے۔ الی چھٹی اور جموں لڑکیوں کو ان کے حوالے نہیں کرنا  
چاہیئے زندگی اور محیت کے بارے میں ان کے نظریات بہت گمراہ کی ہوتے ہیں۔ اور اصر  
ذد اسی بات ہری اور اوصراً محنن نے ایک گندی تاویں نکال لی۔ جی نہیں چاہتا یہاں  
رسہنے کو گر مجوسی ہے۔ پاپا مجھے دلی میں داخلے کرنہیں دیتے۔ بیرون ایک برس رو  
گیا ہے اس ٹھنڈے جسم میں اور پھر چھٹی ہمیشہ کے لیے۔ کیا تمہیں میری بانیں پچاہ گئی ہیں؟  
سو یہرے ہینڈس ڈسٹ تم ابھی نکل پرانی مجنتوں کو نہیں بھوئے؟ محبت کتنی  
خفاک چیز ہوتی ہے تم ایک اجنبی کو اپنا مالک بناؤ کر تماست طاقت اُس کے ہاتھ میں فے  
دیتے ہو۔ وہ کوہ فینے کی، خوشی دینے کی، اُداس کرنے کی طاقت۔ بسی کو بھی اتنا اختیار نہیں  
دینا چاہیئے اپنے اُپر میں تمہیں چکیر کے بارے میں بتاؤں؟ وہ امبر اور بادل کا بڑا  
بھائی ہوں۔ وہ بھی مجھے چاہتا ہے گرہا را ذہنی رجحان ایسا ہے کہ ہم زیادہ دیتک ساخت  
ساخت نہیں چل سکتے۔ وہ بنیادی طور پر ایک لڑکی کے ساخت گزارہ کرنے والا مرد نہیں ہے  
ہر لڑکی کے ساخت محبت میں گرفتار ہو جاتا ہے اور میں ایک بیری کی حیثیت سے یہ کبھی  
برداشت نہیں کر پاؤں گی۔ بہر حال مدد فی الحال مجھ سے شادی نہیں کر سکتا اور شادی  
کے بغیر میں اُسے اپنے قریب نہیں آنے دینا چاہتی۔ تقریب ہا کا مطلب جانتے ہوں  
چھڑے نچے؟) اور یہی مشکل ہمارے درمیان رنجیدگی کا باعث بتا رہتا ہے۔ چنانچہ ہماری  
راٹائی ہرگئی اور میں جتنی دمکی ہوں وہ اتنا ہی کم متاثر ہو جاتا ہے۔ وہ بہت ہینڈس ہے۔  
رکیا تم جل گئے ہو)

تصویریوں کا شکر یہ تھا سے چھرے پربت انشاشت سے تھاری آنکھیں اتنی زندہ  
ہیں کہ میں بیان نہیں کر سکتی۔ پتہ نہیں ایک ساکن تصویر پر وہ اتنی زندہ کیوں لگ رہی ہیں۔  
تھاری بہنیں بھی خوبصورت ہیں۔ ان کے گاؤں کی بڑیاں یے پناہ مناثر کرنی ہیں اور جیڑوں  
کی لائن بہت پر نیکیت ہے۔ مجھے تراشیدہ ساخت کے چھرے اچھے لگتے ہیں۔  
کیا مطلب ہے تھارا کام میں صرف اس لیے شادی کرنا چاہتی ہوں کیونکہ میں ان دونوں

گنی گندی کتیں پڑھ رہی ہوں؟ احمدی ہر تم مستنصر ڈیڑھ۔ جب میں یا میرا خیال ہے کوئی بھی رنگی شادی کے بارے میں سوچتی ہے تو اس میں صرف محبت، اتحکام اور اپنا گھر بنانے کا جذبہ ہوتا ہے تم لڑکے شادی کو صرف جنس کے ساتھ گیرن تھی کہ دیتے ہو۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک لڑکے کا دماغ کس طرح لڑکی کی نسبت مختلف سطح پر سوچتا ہے۔ واقعی میں نے کوئی جنسی بات نہیں سوچی تھی۔ دیسے مستنصر پیری بھی میں نہیں آتا کہ ایک ہی چحت کے نیچیں ایک ایشخ کے ساتھ کس طرح زندگی گزار کرکوں گی جس سے میں محبت نہیں کرنی کیونکہ چاہے کچھ بھی ہو جائے میری شادی تو ماں باپ کی مرضی سے ہی ہو گی۔ تم کس طرح ایک اجنبی شخص کے ساتھ جسمانی ربط قائم کر سکتے ہو؟ کیا سمجھتے ہو کہ میری سوچ احتفاذ ہے؟ شاید ان مردیوں میں میری شادی ہو جائے۔ ہو سکتا ہے شاید۔ لیکن جب بھی میری شادی ہو گی میں تھاری دوست رہنا چاہتی ہوں (وہ خط یقیناً تھقر من گے یہ پھر سے بتا دوں) اور اگر تھاری شادی ہو جائے تو ہبھی اتم مجھے لکھتے رہے گے؟ مجھ سے وعدہ کرو کہ تم لکھو گے۔

تم واقعی فرزن طیف کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہو۔ مجھے بھی دلچسپی تو ہے، مگر مادران آرٹ میرے پتے نہیں پڑتا۔ ایک مرتبہ مجھے مونالیزا کے بارے میں ایک مضمون لکھنا پڑا تھا جس میں اُس کی مسکراہست کے بارے میں تشبیہات کی ایک طویل فرمات تھی پیری کی ایک لڑکی نے کہا تھا۔ یہ نسوانی منافقت سے بھر پور ایک مسکراہست ہے میں اسی طرح اپنے خادم کے سامنے مسکرا تھوڑی ہوں یا دیے مجھے تو یہ مسکراہست لگتی ہی نہیں۔ ہر نظر کا کرو بہت چڑھا ہے۔ کیا نم نے یہ تصویر دیکھی ہے؟

اُردو شاعری یقیناً خوبصورت ہرگی کیونکہ یہ زبان بھی نوجوانصورت بے شاعری پڑھنا میر سے لیے سکون کا باعث بنتا ہے۔ مجھے میگر، عمر خیام اور خلیل جبران پسند میں شیگر نہیں منے چھوپوں اور خدا کی عنemat پر نیکیں لکھتا ہے۔ میں نے خلیل جبران کی تحریش روپیں پچھلے دنوں پڑھی تھی۔ ہمارے کالج میں تین مسلمان لڑکیاں ہیں۔ ان میں سے ایک ہماجنیب میری دوست ہے، اُس نے مجھے اور دیکھانے کی کوشش کی تو میں نے تھارا نام لکھنا چاہا۔ بہت مشکل تھا۔ وہ میر سے ساتھ اُردو بلتی ہے لیکن صبح بھیز اور شام بھیز اُردو میں

ہی کہتی ہے۔

اچھا قوم اپنے گھر میں پنجابی بولتے ہو؟ مجھے بہت حیرت ہوتی۔ کیا تم اسے لکھ دیجی  
لیتے ہو؟ دہلی میں ایک نئی ڈسکو تھیک کٹی ہے۔ مٹا ہے کہ وہ "سیز" سے بھی زیادہ پاگل اور  
پُر شور جگہ ہے۔ کمال ہے مجھے یقین تھا کہ "سیز" سے بڑھ کر کوئی اور جگہ ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ  
ذکری میں ضرور لاہور آؤں گی اور ہم دونوں دہلی کسی ڈسکو تھیک میں جائیں گے۔ تھیک  
ہے؟ تھیں پت ہے راہبیاں کا خیال ہے کہ میں خوفناک حد تک بُری رُکی ہوں یعنی کوئی رُکے  
بیر سے دست میں اور میں ان کے ہمراہ پارٹیوں میں جاتی ہوں۔ بھلا جو کچھ میں دہلی میں کرتی  
ہوں اُن سے ان کا تعلق؟ تھا را کیا خیال ہے؟

ڈل اتنا خوبصورت ہے۔ ہندوستان کے خوبصورت ترین پہاڑی مقامات میں  
سے ایک یکن مجھے پسند نہیں۔ ڈل ہوڑی بہت ہی ڈل ہے۔ ڈل۔ ڈل۔  
اوہ چودہ صفحے ہو گئے مستنصر امیں نے خط لکھنے کی بجائے ایک کتاب لکھ دی ہے  
لفاد بہت بھاری ہو جائے گا اور میں اتنی سردی میں مزید ٹکٹوں کے لیے باہر نہیں  
نکلا چاہتی۔ پایا!

### پریم

کتنی احتنا بڑھ کی مریاجی چاہتا ہے میں تم سے ہمیشہ کے منہ موڑ لوں اور کبھی نہ لکھوں!  
مجتکتنی خوفناک ہوتی ہے۔ پریم کے ان الفاظ کی سچائی کا ثبوت مجھے بہت برس بعد ملا،  
لیکن ایک فرق کے ساتھ۔ ایک اجنبی کو مالک بنانکر، تمام طاقت اس کے ہاتھ میں نہ  
کرو کہ دینے کی، خوش کرنے کی، اُداس کرنے کی طاقت۔ مجھے زندگی میں پہلی بار سکون ٹھیک

سیکر ڈ بارٹ کالج

ڈلہوڑی

۲۶۹ رامنچ

مستنصر!

مری سمجھ میں آنکہ میں غصے سے چھٹ پیغول، کم سے کم روٹھ جاؤں یا یہ تو

لعلت ہمیشہ کے لیے توڑ دوں۔ میں نے تھیں سرویوں میں اتنے خط لکھے، ایک پوسٹ کاڑہ  
بھی، مگر تم بالکل خاموش رہے۔ پہلے مجھے شک ہوا کہ میرے خطوط ڈاک کی بہترانال میں کوئی  
گئے ہیں مگر خط میں نے دوسروں کو لکھے وہ قوی ڈائرکٹ ہو کر مجھے واپس مل گئے، تھا رے  
نہیں ہے؛ اس کا مطلب ہے وہ تھیں ملے مہنس کریں نہیں لکھنے مجھے۔

آج ہفتہ ہے میری چھٹی کا دن اور قدیمی طور پر موسم کو آج بھی بکار رکھا جس  
روز میں کٹکی سے باہر دیکھوں اور مجھے دھندا اور باش نظر آتے تو مجھے فرما علم ہو جاتا ہے  
کہ یہ میری چھٹی کا دن ہی ہو گا یہی باہر نہیں جا سکتی اور ساری شام اکیلی بیٹھی رہتی ہوں۔  
سکول کی بچی کی طرح، اکیلی اور اُو اس۔

دہلی میں چھٹیاں بہت مرے سے گزریں پہلے ماہ دہاں ایک کار ریلی ہوتی۔ ہم  
سب ایک جیپ میں سوار ہو کر سانحہ گئے جسے بادل نے تیز ہو اکی طرح چلا یا۔ وہ سومنیل  
تی گھنٹہ کی رفتار سے اڑا جا رہا تھا۔ اس کے اتنے حادثے ہو چکے ہیں کہ اگر ایک اور ہو  
جاتا تو کسی کی حیرت نہ ہوتی۔ ہم دہلی سے تین میل کے فاصلے پر ایک گاؤں سومنیل میں  
گئے۔ اتنی خوبصورت اور چھٹی سی جگہ جس کے گرد پھریلی پہاڑیاں ہیں۔ ہن تامکھاڑیں  
سے پہلے پہنچ گئے۔ ساڑا دہلی وہاں آیا ہوا تھا۔ ہم نے لئی کیا اور رسینڈ دیج اور پیڑ  
کے ڈبے سانحہ رکھ لیے۔ شام کو ہم دہلی کوٹے بستی سے

بیت سکی۔ واقعی یہ شہر کی ذاتی کا ہے۔ اس نے ہمارا جو پیارا کو تختہ میں دی اور موجودہ  
ہمارا جو نے امر، بادل اور چکو کے باپ ساتی کے آگے فروخت کر دی مقابله ہے۔  
دوڑنے والی نام کا ریس چار منگ تھیں۔ مجھے ایک بھی ہل جاتی اور ہاں میں نے ہل بھی  
زبردست مٹائی۔ صبح سوریے رکھ کے مجھے لینے آگئے اور پھر ہم نے باقی لوگوں کو ان کے  
گھروں سے پک کیا۔ راستے میں ہم نے ہر شخص پر زنگ پھینکا اور بالکل جنگلی بن گئے۔  
جیپ میں اتنے لوگ تھے کہ ایک اسی بھی جگہ خالی نہیں تھی۔ کہنی اور نو و بائٹ پر نیٹ  
ہوئے تھے اور سونی کا صرف ایک پاؤں جیپ کے اندر مخاہم جھوہر پر صور کے سفارتخانے  
کے اندر پہنچ گئے۔ مصری سفراوں، ان کے بھروسے بچے بیدار ہوئے کہ انھوں نے ایسا